جلد ۳۴ | ۱۲ ماہ تبوک ۱۳۲۵ ہش | ۱۵ شوال ۱۳۶۵ھ | ۱۲ ستمبر ۱۹۴۶ء | نمبر ۲۱۳

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۱۱ ماہ تبوک۔ سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج سات بجے شام بذریعہ فون دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے فالحمد للہ

قادیان ۱۱ ماہ تبوک۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب کی طبیعت گزشتہ چند دنوں سے بخار کی وجہ سے ناساز تھی۔ لیکن اب بفضلہ آرام ہے

مسلمانوں کے لئے ایک سبق آموز واقعہ

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے کچھ عرصہ ہوا مسلمانوں کے سود و بہبود کی بعض تجاویز کے بارہ میں ایک نہایت اہم خطبہ ارشاد فرمایا تھا۔ اور مسلمانوں کی بعض کمزوریوں اور کوتاہیوں کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا۔ کہ ان کو دور کئے بغیر مسلمانوں کو ان کے سیاسی مقاصد میں کامیابی نہیں ہو سکتی ہم نے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشادات کی روشنی میں بعد میں مختلف مواقع پر ان باتوں کی طرف مسلمانوں کو متوجہ کیا ہے بالخصوص اقتصادی لحاظ سے اپنے آپ کو مضبوط کرنے کی اہمیت ان پر واضح کی ہے۔ اور واقعہ یہ ہے کہ جب تک کوئی قوم تجارتی اور اسکے نتیجہ میں اقتصادی لحاظ سے مضبوط نہیں ہوتی۔ اور اس جہت سے گویا اسے آزاد اور مستقل حیثیت حاصل نہیں ہوتی۔ وہ اپنی کسی تحریک کو کامیابی کے ساتھ نہیں چلا سکتی خواہ وہ تحریک کتنی مفید اور کتنی ضروری کیوں نہ ہو۔ جو لوگ فکر معاش سے آزاد نہ ہوں۔ یا جو روزگار کے لئے دوسروں کے محتاج ہوں۔ اور جن کو یہ اطمینان نہ ہو۔ کہ وقت آنے پر ان کے اہل و عیال اور متعلقین کی پرورش اور گزر اوقات کا خاطر خواہ بندوبست ہو سکے گا۔ اور انہیں خراب و خستہ نہ ہونا پڑے گا۔ ان کے اندر قومی قربانی کی روح بہت ہی شاذ پیدا ہو سکتی ہے۔ اور ایسے لوگوں کو دوسرا فریق آسانی سے خرید بھی سکتا ہے۔ مسلمانوں میں دوسری اقوام کی نسبت جو غدار زیادہ پائے جاتے ہیں۔ اور ادنےٰ ادنےٰ باتوں پر جو بعض لوگ قومی مفاد کو پس پشت ڈال کر دوسروں سے جا ملتے ہیں۔ اس کی تہ میں اکثر و بیشتر اقتصادی کمزوری اور مالی مشکلات ہوتی ہیں۔ اور اس لئے ہندوستان میں اپنی مشکلات کو دور کرنے کے لئے مسلمانوں کو جن اہم مسائل کی طرف توجہ دینی لازمی ہے۔ ان میں تجارتی و اقتصادی لحاظ سے قوم کو مضبوط کرنے کے سوال کا درجہ اول ہے۔

کلکتہ کے فسادات کے بعد ایک ایسا واقعہ ظہور میں آیا ہے۔ کہ جس سے یہ سوال پوری اہمیت کے ساتھ مسلمانوں کے سامنے آ گیا ہے۔ اور اس کے باوجود اگر مسلمانوں نے اس طرف توجہ نہ کی۔ تو یہ نہایت ہی افسوس کا مقام ہوگا۔ واقعہ جیسا کہ کلکتہ کے مشہور انگریزی اخبار امرت بازار پتر کا نے اپنے ایک ایڈیٹوریل میں لکھا ہے یہ ہے کہ کلکتہ شہر میں ہزاروں دوکانوں پر مسلمان ملازم ہیں گاڑیاں چلاتے ہیں اور دربانی کرتے ہیں۔ ایسے مسلمانوں کی تعداد تین لاکھ کے قریب ہے۔ اور یہ تقریباً سارے کے سارے یورپینوں اور ہندوؤں کے گھروں دوکانوں یا دفتروں میں ملازم ہیں۔ دکلرکوں کی تعداد کو چھوڑ کر) اب ان میں سے دو لاکھ کے قریب بیکار ہو گئے ہیں۔ اور باقی ہونے والے ہیں۔ اور لاہور کے ہندو اخبار پربھات (۱۱ ستمبر) نے اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ کلکتہ کے غریب مسلمانوں کے لئے مصیبت کے دن آ رہے ہیں۔ کیونکہ کوئی ہندو ان پر اعتبار نہیں کرتا۔ ہر شریف مسلمان کو بھی لیٹرا سمجھ کر ملازمت سے الگ کر دیا گیا ہے۔

اگر یہ واقعہ درست ہے۔ اور اس کے درست ہونے میں بظاہر کوئی شک نہیں ہونا چاہیئے۔ تو اس سے اس بات کی اہمیت پوری طرح واضح ہے۔ جس کا مشورہ حضرت امام جماعت احمدیہ نے کئی ماہ قبل مسلمانوں کو دیا تھا۔ یہ امر واقعہ ہے۔ کہ تمام بڑے بڑے شہروں میں اکثر بڑے بڑے کارخانے اور تجارتی ادارے غیر مسلموں کی ملکیت ہیں۔ اور مسلمان ان میں عام طور پر مزدوری یا ملازمت کر کے پیٹ پالتے ہیں۔ اور اس حقیقت کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ کہ بالعموم لوگ ان لوگوں کے خیالات کے خلاف آواز اٹھانے کی بھی جرأت نہیں کر سکتے جن کے ذرائع معاش کے مالک ہوں پس مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ اس سوال پر پوری توجہ دیں۔ اور قومی لحاظ سے اسے حل کرنے کی کوشش کریں۔

بے شک مسلم لیگ کی بعض برانچوں نے قوم کو تجارتی ترقی کی طرف توجہ دلائی ہے۔ مگر صرف اتنا ہی کافی نہیں۔ کہ ایک عام تحریک کر دی جائے اور اس پر ہی اپنی ذمہ واری کو ختم سمجھ لیا جائے۔ یہ مسلمانوں کی ایک بہت بڑی کمزوری اور کوتاہی ہے۔ جس کے لئے ایک مسلسل اور پر زور جدوجہد اور زبردست تنظیم کی ضرورت ہے۔ اخباری بیانوں یا قراردادوں سے یہ مرض ہرگز دور نہ ہو سکے گا۔ اور جب تک یہ دور نہ ہو مسلمانوں کی مشکلات کا خاتمہ ممکن نہیں۔ پس مسلم لیگ اور دوسرے بہی خواہان قوم اپنے پروگرام کے مطابق اپنے لئے جو بھی راہ عمل اختیار کریں۔ انہیں یہ بات کبھی بھی نظر انداز نہ کرنی چاہیئے۔ کہ ہندوستان میں تجارتی اور اقتصادی لحاظ سے مسلمانوں کا ترقی کرنا ملک میں ان کے آزاد اور مستقل حیثیت سے زندہ رہنے کے لئے نہایت ہی ضروری ہے۔

ایڈیٹر۔ رحمت اللہ خان شاکر

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

آل انڈیا نیشنل لیگ کے بارہ میں ضروری اعلان

(از جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ صدر آل انڈیا نیشنل لیگ)

ملک کے موجودہ حالات سے متاثر ہو کر اور یہ دیکھتے ہوئے کہ اب بعینہٖ ویسے حالات پیدا ہو گئے ہیں۔ جیسا کہ اس وقت تھے۔ جبکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے آل انڈیا نیشنل لیگ کا قیام منظور فرمایا تھا۔ ہم نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے منظوری کی امید پر جولائی ۱۹۴۶ء سے کام شروع کر دیا۔ اور حضور سے درخواست کی۔ کہ حضور ہمیں اجازت دیں۔ کہ آل انڈیا نیشنل لیگ وقت کے تقاضا کے مطابق کام کو پھر زیادہ جوش کے ساتھ شروع کر دے۔ جس پر حضور نے ازراہ کرم اجازت مرحمت فرمائی۔

لیگ حسب قواعد سابق کام شروع کر چکی ہے۔ سابقہ اور نئے ممبران کو دوبارہ اپنے نام پیش کرنا چاہئیں۔ اور اپنی اپنی جگہ لیگیں قائم کر کے ۱۳ ٹیمپل روڈ لاہور کے پتہ پر مجھے اطلاع بھیجنی چاہیئے۔ اور ہدایات کا منتظر رہنا چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں توفیق عمل دے۔ اور ہم ملک کی صحیح معنوں میں خدمت سرانجام دے سکیں۔

زود نویسوں کی ضرورت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے خطبات۔ ملفوظات اور ڈائری مجلس عرفان قلمبند کرنے کے لئے چند زود نویسوں کی ضرورت ہے۔ معیار قابلیت کم از کم میٹرک یا مولوی فاضل ہو۔ اس کے برابر تعلیم رکھنے والے بھی درخواست دے سکتے ہیں۔ زود نویس خلیفۂ وقت کے احکام و ارشادات جماعت تک بلفظہٖ پہنچا کر جو خدمت دین بجا لا سکتے ہیں۔ وہ اظہر من الشمس ہے۔ جو دوست زود نویسی میں دلچسپی رکھتے ہوں۔ وہ جلد درخواستیں دیں۔ اپنے طور پر سیکھ کر کام شروع کرنے والے کے لئے گریڈ ۵۵ - ۳ - ۸۵ ہوگا۔ جو دفتر کے خرچ پر کام سیکھیں گے ان کو دوران ٹریننگ میں ۳۰/- روپے وظیفہ ملے گا۔ بعد میں ۵۵ - ۳ - ۸۵ کے گریڈ میں مستقل کر دیئے جائیں گے۔

(ناظر دعوت و تبلیغ)

خدام الاحمدیہ کے نئے سات سالہ دور کا پروگرام

خدام الاحمدیہ کے گذشتہ سالانہ اجتماع کے موقعہ پر تقریر فرماتے ہوئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے خدام الاحمدیہ کے گذشتہ کام پر تبصرہ فرمایا تھا۔ اور آئندہ سات سال کے دوران میں کام کرنے کے لئے پروگرام مجلس کے سامنے رکھا تھا۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی یہ تقریر ۱۸، ۱۹، ۲۱ جنوری ۱۹۴۶ء کے الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔ مجلس مرکزیہ نے اس کو کتابی شکل میں بھی شائع کیا ہے۔ اور آخر میں صدر محترم نے ان ہدایات کا خلاصہ تحریر فرما دیا ہے۔

یہ ہدایات نہایت اہم اور ہمارے آئندہ سات سال کا پروگرام ہیں۔ جن کا ہر رکن کو جاننا اور ہر وقت یاد رکھنا نہایت ضروری ہے۔ اس کے لئے تجویز کیا گیا ہے۔ کہ اس کتاب کا امتحان لیا جائے۔ جس میں تمام عہدہ داران مجالس مقامی و حلقہ کی شمولیت ضروری ہے۔ دوسرے اراکین کو بھی شامل ہونا چاہیئے۔

اس امتحان کے لئے ۲۹ ستمبر ۱۹۴۶ء کی تاریخ مقرر کی گئی ہے۔ مجالس امتحان میں شامل ہونے والوں کی فہرستیں بھجوا دیں۔ یہ کتاب تمام مجالس کو بھیجی جا چکی ہے۔

(مہتمم ایثار و استقلال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تعلیم الاسلام ڈگری کالج قادیان

اس زمانہ میں بالعموم کالج نوعمر نوجوانوں کو مذہب سے برگشتہ کرنے اور مادیت و دہریت کے خیالات ان کے دل میں راسخ کرنے کا ایک ذریعہ بن گئے ہیں۔ مذہب کی تعلیم سے بے بہرہ بچے جب کالج میں داخل ہو کر پروفیسروں سے نظر بظاہر مذہب اور سائنس میں تضاد کی مثالیں سنتے ہیں۔ تو ان کے دل سے مذہب کا احترام اٹھ جاتا ہے۔ اس خیال سے کہ یہ ان کے اساتذہ کے خیالات ہیں۔ جن کا علمی مقام بلند ہے۔ وہ ان اوہام کو صحیح یقین کر لیتے ہیں۔ اور اس امر کے لئے کوشش نہیں کرتے۔ کہ مذہب کی حقیقت اور اسکی تعلیم سے واقفیت حاصل کر کے ان کی تردید کر سکیں۔ احساس کمتری ان میں تحقیقات کی جرأت پیدا ہونے نہیں دیتا۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ اپنی عمر کے چار یا چھ سال اس مسموم فضاء میں گذارنے کے بعد یہ نوجوان جب زندگی کی جدوجہد میں شامل ہوتے ہیں۔ تو خدا تعالےٰ سے بے تعلقی اور مذہب سے بے اعتنائی کے رنگ میں رنگین ہو چکے ہوتے ہیں۔ ان میں ضبط مفقود اور حسن خلق یکسر ناپید ہوتے ہیں۔ اکثر والدین خود تکلیف برداشت کر کے اپنے بچوں پر ہزاروں روپیہ صرف کرنے کے باوجود کالج کی تعلیم کا دور ختم ہونے پر انہیں دہریت و الحاد کے گرویدہ اور ادنیٰ شخصیت کے مالک پاتے ہیں۔

تعلیم الاسلام کالج قادیان کے قیام سے غرض یہ ہے۔ کہ نوجوانوں کو زہریلی فضاؤں سے محفوظ کیا جائے۔ اور ان کے لئے ایسا ماحول پیدا کیا جائے۔ جس میں رہ کر وہ اسلامی تعلیم سے واقف ہوں۔ احمدیت کی فضا میں بڑھیں۔ اور اسلامی رنگ میں رنگین ہوں۔ مادیت۔ دہریت اور کمیونزم کے مقابلہ کے لئے محاذ تیار کریں۔ اور اس طرح اپنے مذہب کی حفاظت کریں۔ اپنے اندر جوہر اور قابلیتیں پیدا کریں۔ اور اپنی اندرونی قوتوں کو بیدار کریں۔ دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ للہیت اور روحانیت کے رنگ میں رنگین ہوں۔ اور خدا تعالےٰ کے لئے فدائیت کے جذبات سے سرشار ہوں تا کالج کے زمانہ کی تعلیم انہیں خدا سے دور کرنے کی بجائے قریب کر دے۔ ان میں احساس کمتری کی بجائے احساس برتری پیدا کرے۔ اور انہیں ادنیٰ شخصیت کی بجائے اعلیٰ شخصیت کا مالک بنا دے۔ اس غرض کے لئے قرآن کریم حدیث اور کتب سلسلہ نیز تاریخ اسلامی اس کالج کے نصاب کا اہم جزو ہیں۔ اور دینیات کے پیریڈ میں حاضر ہونا اور امتحان میں پاس ہونا ہر طالب علم کے لئے لازمی ہے۔

تعلیم الاسلام کالج کا افتتاح حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہٖ نے ۱۹۴۴ء میں فرمایا۔ اس وقت یہ کالج صرف الف۔ اے اور الف۔ ایس۔ سی کے معیار تک تھا۔ لیکن اس امر کے پیش نظر کہ دو سال کی ناتمام تربیت کے بعد بچوں کو پھر اسی فضا میں بھیجنا جس سے بچانے کے لئے اس کالج کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ نقصان دہ ہوگا۔ اور اس سے کالج کے قیام کی اصل غرض فوت ہو جائیگی۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نوجوانوں پر شفقت فرماتے ہوئے اسے ڈگری کالج بنانے کی اجازت مرحمت فرما دی۔ چنانچہ اس سال بی۔ اے اور بی۔ ایس۔ سی کلاسز کھولی جا رہی ہیں۔ اس کے لئے ضروری انتظامات سرانجام دیئے جا چکے ہیں۔ داخلہ ۳۰ ستمبر ۱۹۴۶ء سے شروع ہوگا۔ اور دس دن تک جاری رہیگا۔ انشاء اللہ العزیز۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ کہ احباب جماعت اپنے بچوں کو اس کالج میں تعلیم دلوانے کے لئے انتہائی کوشش کریں۔ بلکہ حضور نے یہاں تک ارشاد فرمایا ہے۔ کہ جس دوست کو خدا تعالیٰ نے توفیق دی ہے۔ کہ وہ اپنے بچے کا خرچ برداشت کر کے اسے تعلیم الاسلام کالج میں تعلیم دلوائے۔ اور اس کے باوجود وہ اسے اپنے شہر کے کالج میں یا کسی قریبی شہر میں اعلیٰ تعلیم دلواتا ہے۔ اور تعلیم الاسلام کالج میں داخل نہیں کرواتا۔ تو یہ امر اس کے ایمان کی کمزوری کی علامت ہوگی۔ پس احباب جماعت سے گذارش ہے۔ کہ اپنے بچوں کو جنہوں نے الف۔ اے یا الف۔ ایس۔ سی کا امتحان پاس کیا ہے۔ بی۔ اے یا بی۔ ایس۔ سی کی تعلیم دلوانے کے لئے تعلیم الاسلام

ذکر حبیب علیہ السلام

روایات شیخ نور احمد صاحب مرحوم

بوساطت صیغہ تالیف و تصنیف قادیان

(۸)

جب عیسائیوں نے دیکھا کہ آتھم صاحب کی حالت بگڑتی جاتی ہے۔ تو باہمی مشورہ سے چاہا کہ کسی اور جگہ بھیج دیا جائے۔ تو انکو لدھیانہ بھیجدیا۔ جب وہاں بھی چین نہ ہوا تو گجرات بھیجا۔ وہاں بھی آرام و قرار نہ آیا۔ تو فیروزپور لے گئے۔ اور آتھم صاحب کی وہ کوٹھی بھی ہوئی ان کے زعم میں بہشت کا نمونہ تھی۔ اور بڑے شوق سے بنائی گئی تھی۔ جس کے باعث حق کے قبول کرنے کی توفیق نہ ملی۔ اور وہ باغیچہ نہائت خوبصورت حسب منشا تیار کیا تھا۔ دونوں چھوٹ گئے۔ اور جابجا گرمی سردی برسات کی تکلیفیں سفر کر کے برداشت کیں۔ اور پھر بھی کہیں راحت نہ پائی۔ اور اسلام کے رد اور مخالفت میں ہمیشہ آتھم صاحب کا قلم چلا کرتا تھا۔ وہ سب یکدم بند ہو گیا۔ اور ایک حرف بھی اس بارہ میں نہ لکھا۔ اور نہ عیسائیت کی تائید میں ایک جملہ کسی قسم کا لکھا گیا۔ مولوی کہتے تھے کہ مرزا صاحب نے آتھم صاحب کو بڈھا اور عمر رسیدہ دیکھ کر پیشگوئی کر دی اگر یہ میعاد کے اندر مر بھی جائے۔ تب بھی ہم نہ مانیں گے۔ آتھم نے رجوع الی الحق کی شرط کو پورا کیا۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے اس کی موت میں توقف ڈال دیا۔ عقلمندوں کو خوب معلوم ہے کہ آتھم صاحب تو اسی وقت سے رجوع کر گئے۔ کہ جس وقت سے پیشگوئی کی گئی۔ خدا نے رحم کیا۔ اور چند روز کے لئے مہلت دے دی۔ اور جب ان کے دل میں سختی پیدا ہوئی۔ تو خدا نے جلد پکڑ لیا۔

انہی دنوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مشائخ اور سجادہ نشینوں کے نام ایک خط لکھا۔ اور اس میں کھول کھول کر تبلیغ کی۔ ایک صاحب مستان شاہ صاحب کابل امرتسر میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ انہوں نے یہ اشتہار پڑھ کر مجھے بلایا۔ میں چلا گیا۔ کہنے لگے کہ مرزا صاحب یہ کیا لکھتے ہیں۔ یہ سب جھوٹ ہے۔ پہلے آریوں کو بلاتے تھے۔ پھر عیسائیوں کی طرف متوجہ ہوئے۔ دیکھو لیکھرام نہیں مرا اور آتھم نہیں مرا۔ اب مشائخ کو بلاتے ہیں۔ کچھ بھی نہیں ہوتا۔ ہم چاہیں تو ایک دن میں انگریزوں کو نکال دیں۔ میں نے کہا کہ انگریزوں نے کیا بُرائی کی ہے۔ ان کے آنے سے تو امن قائم ہوا۔ دو دو میل سفر کرنے سے لوٹے جاتے تھے۔ ہمیشہ جنگ و قتال رہتا تھا۔ جرائم پیشوں کی اصلاح کی۔ جو کام عایا کی بہتری کے ہونے چاہیئے تھے کسی سے بھی ایسے نہیں ہوئے۔ کسی کے مذہب میں دخل نہیں دیتے۔ مسلمان بادشاہوں نے منصور کو سولی پر کھچوا دیا۔ سرمد کا سر کٹوا دیا۔ شمس تبریز کی کھال اتروائی۔ امام اعظم کو زہر دیکر مروا دیا۔ اور امام حسین کے ساتھ جو کربلا میں ہوا۔ وہ سب پر روشن ہے۔ انگریزوں میں آزادی ہے۔ مذہبی معاملات میں دخل ہی نہیں دیتے۔ پوری پوری آزادی ہے۔ با بجا سڑکیں۔ ریل۔ تار۔ چھاپہ خانے وغیرہ کیسی آرام دہ چیزیں ان کے وقت میں ہوئیں۔ یہ عصر کا وقت تھا۔ اور ٹرک کا دن تھا۔ میرا تو ایمان ہے کہ یہ پیشگوئیاں پوری ہونگی۔ آپ جلدی کیوں کرتے ہیں۔ آتھم اور لیکھرام کے ابھی دن باقی ہیں۔ خدا کی شان ہم تو یہاں باتیں کر رہے تھے۔ ادھر لاہور میں لیکھرام کے پیٹ میں چھری گھونپی گئی۔ اور خدا کی بات پوری ہوئی۔ جو مسیح موعود اور احمد رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا نے فرمایا۔ اور دکھایا تھا ویسا ہی ہوا۔ اور ایک دم میں یہ خبر ہندوستان میں پھیل گئی۔ شاہ صاحب کا چہرہ زرد پڑ گیا۔ میں شاہ صاحب کے پاس اٹھ کر چلا آیا۔ اور ان کے مریدان کے پاس بیٹھے رہے۔ مستان شاہ صاحب کا ایک مرید جو اس وقت ان کے پاس موجود نہیں تھا۔ صبح مجھ سے بازار میں ملا۔ یہ گورنمنٹ اسکول میں ریاضی کے مدرس تھے کہنے لگے۔ کل شام کو پنڈت لیکھرام قتل ہو گیا۔ مرزا صاحب کی جو اس کی نسبت پیشگوئی تھی پوری ہوئی۔ بوجہ مسلمان ہونے کے مجھے ہمدردی ہے۔ اسی وقت مرزا صاحب کو خط لکھ دو۔ کہ آئندہ کوئی ایسا لفظ نہ لکھیں۔ لاہور میں بڑا تہلکہ پڑ رہا ہے اور شور و غل چاروں طرف مچ رہا ہے۔ میں نے کہا کہ یہ پیشگوئی خدا کی طرف سے ہے۔ کسی کے صلاح و مشورہ کا اس میں دخل نہیں۔ مجھے یقین ہے کہ حضرت کی طرف سے کوئی اشتہار شائع ہوگا یا ہو گیا ہوگا۔ وہ مجھے بار بار کہتے رہے کہ پیسے مجھ سے لے لو۔ اور لکھ دو احتیاط اچھی چیز ہے۔ میں نے کہا گھبراؤ مت خدا کی قدرت کا تماشہ دیکھو۔ خدا کی ہستی اس کے کاموں سے معلوم ہو سکتی ہے۔ دوسرے روز میرے پاس اشتہار مطبوعہ قادیان سے آ گئے۔ میں نے ایک اشتہار ان کو دیا۔ اور باقی شہر میں تقسیم کر دیئے۔ انہوں نے کہا بڑی دلیری کرتے ہیں۔ اور کچھ خوف نہیں کرتے۔ میں نے کہا سچائی کا یہی تو نشان ہے۔ جھوٹے کا یہ کام نہیں ہو سکتا۔ لیکھرام کے قتل ہونے کے بعد میں قادیان آیا۔ حضرت اقدس اور آریوں اور ہندوؤں اور مسلمانوں کی طرف سے اشتہار پر اشتہار نکلتے رہے۔ پھر آریوں کی تحریک پر حضرت کی خانہ تلاشی ہوئی۔ میں بھی اس وقت موجود تھا۔ حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب خلیفہ اول اور صاحبزادہ شاہ سراج الحق صاحب نعمانی اور بہت سے احباب موجود تھے۔ اس وقت صاحبزادہ منظور محمد صاحب حضرت کی کاپی لکھ رہے تھے۔ مفصل حالات اشتہاروں اور کتابوں سے دیکھ سکتے ہیں۔

جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کتاب آئینہ کمالات اسلام چھپوانے کا ارادہ فرمایا۔ تو عاجز خادم سے فرمایا کہ امرتسر میں چھپوانے سے بہت دیر لگتی ہے۔ اور یہ کتاب ضروری ہے۔ ہمیں اس کا چھپوانا جلدی منظور رہے اگر تم اپنا پریس قادیان میں لے آؤ۔ تو آسانی سے چھپ جاوے۔ اور تمام دقتیں آسانی سے دور ہو جائیں۔ میں نے آپ کے حکم کو منظور کر لیا۔ اور وہ پریس قادیان میں لے آیا۔ گول کمرہ میں حسب الارشاد دونوں پریس لگا دیئے۔ اور کوئی مکان اس وقت تک نہ تھا۔ کہ جس میں پریس کھڑے کئے جاتے۔ اور کتاب چھپائی شروع کر دی۔ حضرت کا یہ قاعدہ تھا کہ ساتھ ساتھ لکھتے جاتے تھے۔ اور ساتھ ہی ساتھ کاپی لکھی جاتی تھی۔ جیسے کوئی خط لکھتا ہے۔ اور اسی وقت چھپتی جاتی تھی۔ امام الدین کاپنوری کاتب تھا۔ اسکو حضرت کا لکھا ہوا خوب پڑھ لینا آسان ہو گیا تھا۔ اور اچھا محاورہ اور مجھے بھی اچھا محاورہ تھا۔ یہ کتاب چھپ رہی تھی۔ اور گول کمرہ کے باہر میں پتھر بنا رہا تھا۔ کہ حضرت اقدس بھی میرے پاس آ کر زمین پر ہی بیٹھ گئے۔ اور پروف پر جو غلطیاں لگا کر لائے تھے وہ مجھے بتلاتے جاتے تھے۔ اور میں بناتا جاتا تھا۔ کیونکہ علاوہ پریسمینی کے میں سنگسازی بھی خوب جانتا تھا۔ اور ایک پریسمین میرا ملازم اور بھی تھا۔ جو دوسرے پریس پر کام کرتا تھا۔ اور ایک پر میں چھپائی پر کام کرتا تھا۔ وہاں موجودہ بک ڈپو اور دروازہ کلاں اور کنواں اور بورڈنگ مدرسہ احمدیہ اور مہمان خانہ اور مولوی نور الدین خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے مکان زنانہ وغیرہ تمام مکان نہیں تھے۔ یہ جگہ تمام ویران اور سنسان جنگل کی طرح تھی۔ اور ابھی قصبہ کی فصیل یعنی شہر پناہ خام تھی۔ اور اسکے پاس ہی بہت بڑی ڈھاب تھی۔ جھاڑیاں کیکر وغیرہ کے بہت درخت تھے۔ اور قصبہ کی تمام گندگی یہاں پڑتی تھی۔ اور ہندو مسلمانوں کی عورتیں یہاں پاخانہ پھرتی تھیں۔ اور نہائت تعفن کی جگہ تھی۔ اس وقت پروا ہوا چلی۔ حضرت نے ناک اور منہ پر اپنے عمامہ کا شملہ رکھ لیا۔ اور میں بھی پریشان ہوا۔ حضرت تشریف لے گئے۔ میں نے سوچا کہ بھنگیوں کو کوڑا کرکٹ اور پاخانہ ڈالنے اور عورتوں کو پاخانہ پھرنے سے روکا جائے۔ پس اسی دن سے میں نے

روک ٹوک شروع کر دی۔ اور درخت خوشبودار لگانے کا ارادہ کر لیا۔ تاکہ گندگی اور تعفن دور ہو۔ میں نے اپنے پریس کے آدمیوں کو لے کر کھیتوں سے اونچی نیچی زمین کو ہموار کرنا شروع کیا۔ ابھی میں نے آٹھ دس گز زمین کچھ درست کی تھی۔ ہمارے ساتھ مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم سیالکوٹی بھی شریک ہو جاتے تھے۔ اس زمانہ میں مرحوم پتلے دبلے ہوتے تھے۔ مرزا امام الدین صاحب اور مرزا نظام الدین صاحب آ گئے۔ اور کہا کہ یہ کیا کرتے ہو۔ میں اس وقت کھانا کھانے گیا تھا۔ میرے آدمی کام کر رہے تھے۔ اور مجھے رہنے کے لئے حضرت نے گول کمرہ کے اوپر کا مکان عنایت فرمایا ہوا تھا۔ میں اس میں مع بیوی بچوں کے رہتا تھا۔ اور مولوی عبدالکریم صاحب کے ہاتھ میں کسی تھی۔ وہ زمین کو صاف کر رہے تھے۔ دونوں بھائیوں نے کہا کہ یہ کسیاں اٹھا لو۔ اور چلے جاؤ۔ عمر دین و مہر دین دونوں کام کر رہے تھے۔ انہوں نے مجھے خبر دی۔ کہ مرزا امام الدین و مرزا نظام الدین صاحب نے زمین صاف کرنے سے روک دیا ہے۔ اور ٹوکرے کسیاں چھین لی ہیں۔ یہ سن کر میں فوراً آ گیا۔ اور ان سے کہا کہ مرزا صاحب آپ نے زمین صاف کرنے سے کیوں روک دیا۔ کیا آپ بدبو سے خوش ہیں۔ جہاں کھڑا نہیں ہوا جاتا۔ انہوں نے کہا کہ صرف فصیل مرزا غلام احمدؑ کی نیلام میں لی ہوئی ہے۔ تم اس سے آگے کیوں بڑھتے ہو۔ میں نے کہا کہ اس کا کیا بنانا ہے۔ تھوڑی سی جگہ ہے۔ اس میں کیا بن سکتا ہے۔ میں تو چاہتا ہوں کہ یہاں باغیچہ لگا دوں۔ اور میں تو ایک مسافر آدمی ہوں۔ یہ جو کچھ ہے مغلوں کا ہی کہلائے گا۔ ہمارا تو کچھ نہیں۔ یہ سن کر مرزا امام الدین صاحب مسکرائے۔ اور کہا اچھا بنا لو۔ میں نے کہا کہ میں ڈھاب کے پانی تک بناؤں گا۔ دونوں نے کہا اچھا بنا لو۔ اور چلے گئے ٹوکریاں اور کسیاں دے دیں۔ ہم نے کام شروع کر دیا۔

خود حفاظتی اور بے شر غیر مسلموں سے حسن سلوک کے متعلق اسلامی تعلیم

جان۔ مال اور ناموس کی حفاظت میں مظلوم مرنیوالا مسلمان شہید ہے

(از مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان)

(۱)

اسلام تشدد یا عدم تشدد کا مذہب نہیں وہ اخلاق انصاف اور دلیل و برہان کا مذہب ہے۔ اسلام اپنی اشاعت و استحکام کے لئے کبھی فولادی تلوار کا رہین منت نہیں ہوا۔ بلکہ اس نے اصولاً دین میں جبر و تشدد کو حرام اور قطعی ناجائز قرار دیا۔ اور فرمایا لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی۔ کہ چونکہ دین کا تعلق دل اور دماغ سے ہے۔ ان کے اطمینان کے لئے آیات سماویہ اور دلیل و برہان کی رو سے حق واضح ہو چکا ہے۔ اس لئے اسلام میں زبردستی اور اکراہ ناروا ہے۔ اسلام کی اشاعت اس کے آغاز سے ہی اخلاق اور قوت قدسیہ کے نتیجہ میں ہوئی ہے۔ اسی لئے اسکی گرفت اس کے پیروؤں کے دلوں پر بے نظیر و بے مثال رہی ہے انہوں نے دین کی خاطر ہر ظلم کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا ہے۔ اولین مسلمانوں پر مکی زندگی میں مسلسل تیرہ برس تک انتہائی مظالم توڑے گئے۔ مگر انہوں نے اسلام سے منہ نہ موڑا۔ اسلام ان کی رگ و پے میں سرائت کر چکا تھا۔ اسلام کا اصول یہ ہے کہ اخلاق کی حفاظت مقدم ہے۔ قصور کو ہر وقت معاف کرنا بھی درست نہیں۔ اور ہر موقعہ پر انتقام لینا بھی موجب اصلاح نہیں ہوتا۔ بسا اوقات عفو و درگذر کا نتیجہ اصلاح ہوتا ہے۔ اور بعض اوقات مجرم کو سزا دینا لازمی ہوتا ہے۔ اسی میں قوم کا بھلا ہوتا ہے۔ اسی میں خود اس مجرم کا فائدہ ہوتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرماتا ہے:۔

والذین اذا اصابھم البغی ھم ینتصرون وجزاء سیئۃ سیئۃ مثلھا فمن عفا واصلح فاجرہ علی اللہ انہ لا یحب الظالمین۔ ولمن انتصر بعد ظلمہ فاولٰئک ما علیھم من سبیل۔ انما السبیل علی الذین یظلمون الناس و یبغون فی الارض بغیر الحق اولٰئک لھم عذاب الیم۔ ولمن صبر و غفر ان ذالک لمن عزم الامور (سورہ شوریٰ)

ترجمہ:۔ مومن وہ ہیں۔ کہ جب ان پر انتہائی ظلم و تشدد ہوتا ہے۔ تو وہ اس کا بدلہ لیتے ہیں۔ ہر تعدی کی سزا اسی قدر ہے۔ لیکن جو شخص درگذر کرے۔ اور اصلاح پیدا کر دے۔ تو اسے اللہ کے ہاں اجر ملے گا۔ اللہ ظالموں سے پیار نہیں کرتا۔ ہاں جو مظلوم ہونے کے بعد انتقام لیتا ہے۔ اس پر بھی کوئی الزام نہیں۔ قابل اعتراض صرف وہ لوگ ہیں۔ جو دوسروں پر ظلم کرتے ہیں۔ اور ناحق زمین میں تعدی و فساد پھیلاتے ہیں۔ ایسے لوگ دردناک عذاب کے مستحق ہیں۔ البتہ جو صبر اور چشم پوشی سے کام لیتا ہے۔ تو اس کا یہ فعل نہایت اعلیٰ اور پختہ طریق کار ہے۔"

ان آیات کریمہ میں عفو و انتقام کی حدود مقرر کر دی گئی ہیں۔ ان کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ جب تک مجبوری پیش نہ آ جائے۔ اور دشمن کی اصلاح عفو کے ذریعہ ناممکن نہ ہو جائے۔ تم عفو و درگذر سے کام لو لیکن یہ عفو و درگذر بزدلی اور کمزوری کے باعث نہ ہو۔ بلکہ قصوروار کی اصلاح کے لئے ہو۔ ہاں جب عفو کارگر نہ ہو۔ اور انتقام و سزا دہی کے بغیر چارہ نہ رہے۔ تو مومن کے اخلاق میں یہ بات بھی داخل ہے۔ کہ ایسے موقعہ پر وہ انتقام لیتے ہیں۔ کیسی حکیمانہ تعلیم ہے۔ کہ عفو کے موقعہ پر عفو کرو۔ اور انتقام کی ضرورت کے وقت پر انتقام لو۔ اندھا دھند ہر وقت انتقام پر زور دینا یا بلا سوچے سمجھے ہر موقعہ پر عفو کی ہی تاکید کرنا حکمت کے خلاف ہے۔ اسی لئے ہم کہتے ہیں۔ کہ اسلام تشدد یا عدم تشدد کا مذہب نہیں۔ وہ اخلاق انصاف اور دلیل و برہان کا مذہب ہے۔

(۲)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خونریزی کو روکنے کے لئے اپنے صحابہ کو ہجرت کی تلقین کی۔ اور خود بھی وطن مالوف مکہ معظمہ کو چھوڑ کر مدینہ تشریف لے گئے۔ لیکن کفار قریش نے مدینہ پر حملہ کی تیاریاں شروع کر دیں۔ اور قولی و عملی دھمکیاں دیں۔ کہ ہم مسلمانوں کو برباد کرنے۔ ان کی عزت و ناموس کو خاک میں ملانے اور ان کے دین کو مٹانے کے لئے مدینہ پر حملہ آور ہو رہے ہیں۔ تب خدائے ذوالجلال نے مسلمانوں کو جنگ اور مقابلہ کی اجازت دی۔ اور فرمایا:۔

اذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا وان اللہ علی نصرھم لقدیر الذین اخرجوا من دیارھم بغیر حق الا ان یقولوا ربنا اللہ ولولا دفع اللہ الناس بعضھم ببعض لھدمت صوامع و بیع و صلوات و مساجد یذکر فیھا اسم اللہ کثیرا ولینصرن اللہ من ینصرہ ان اللہ لقوی عزیز۔ (سورہ حج)

ترجمہ:۔ ان مظلوم مسلمانوں کو جن سے خواہ مخواہ جنگ کی جا رہی ہے۔ اجازت دفاع ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی نصرت پر قادر ہے۔ انہیں گھروں سے محض اس لئے نکال دیا گیا۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کو اپنا رب کہتے ہیں۔ اگر ظالم انسانوں کو روکنے کے لئے اللہ تعالیٰ بعض دوسروں کے ذریعہ انتظام نہ فرماتا۔ تو نصاریٰ کے گرجے۔ راہبوں کی خانقاہیں۔ یہود کے معابد اور مسلمانوں کی مساجد محفوظ نہ رہتیں۔ بلکہ گرا دی جاتیں۔ حالانکہ ان میں بکثرت ذکر الٰہی ہوتا ہے۔ پس اب بھی اللہ تعالیٰ ان کی ضرور تائید کرے گا۔ جو اس کے دین کی نصرت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بہت طاقتور اور غالب ہے۔"

یہ آیات اسلامی جہاد بالسیف کی حکمت اور غرض و غایت کو کھول کر بیان کر رہی ہیں۔ مسلمانوں نے اس کے بعد سالہا سال تک دشمنوں سے دفاعی جنگیں کیں۔ اور جس جرأت بسالت اور بہادری سے کیں۔ اس کا ذکر تاریخ کے صفحات میں زریں حرفوں میں لکھا ہوا موجود ہے۔ اس مرحلہ پر بھی اللہ تعالیٰ کی تائید مسلمانوں کے ساتھ تھی۔ اور وہ غالب و فاتح بن گئے۔ اسلامی سلطنت اپنی پوری شان اور تابانی سے قائم ہو گئی۔ اور اسلام کا پرچم اکناف عالم پر لہرانے لگا۔

قرآنی آیات اور اسلامی تاریخ پر غور کرنے کے بعد یہ کہنا بالکل درست ہے کہ اسلام ایک موقعہ پر جاکر دفاع کی اجازت دیتا ہے۔ اور مسلمان ہمیشہ اس مرحلہ پر دیرانہ مقابلہ کرتے رہے ہیں۔ اسلام لڑائی کی ابتدا کرنے کی اجازت نہیں دیتا فرمایا وَهُمْ بَدَؤُكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ لڑائی کا آغاز کفار نے کیا ہے۔ وہی اس کے ذمہ وار ہیں۔ چونکہ اسلام مسلمانوں کو جنگ کی ابتدا سے روکتا ہے اور صرف مظلوم ہونے کی صورت میں دفاع کی اجازت دیتا ہے۔ اس لئے وہ مسلمانوں کو مقابلہ میں پوری ہمت اور بہادری کی تلقین کرتا ہے۔ اور کسی قسم کی بزدلی کمزوری یا فرار کی اجازت نہیں دیتا۔ یہ ہدایت اخلاق فاضلہ کے قیام کے لئے اشد ضروری ہے۔

(۳)

اسلام نے مسلمانوں کے پڑوسی غیر مسلموں کو دو قسموں میں منقسم کیا ہے۔ اور ان کے لئے علیحدہ علیحدہ احکام دیئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

لا ینھاکم اللہ عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین ولم یخرجوکم من دیارکم ان تبروھم وتقسطوا الیھم ان اللہ یحب المقسطین۔ انما ینھاکم اللہ عن الذین قاتلوکم فی الدین واخرجوکم من دیارکم وظاھروا علی اخراجکم ان تولوھم ومن یتولھم فاولئک ھم الظالمون (سورہ ممتحنہ)

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ تم کو ان غیر مسلموں سے حسن سلوک اور منصفانہ و برادرانہ معاملہ سے منع نہیں کرتا۔ جو تم سے مذہب کے نام پر برسرپیکار نہیں ہوئے اور نہ انہوں نے تم کو تمہارے گھروں سے نکالا ہے۔ اللہ تعالیٰ تو انصاف پسند لوگوں سے پیار کرتا ہے وہ تمہیں صرف ان لوگوں سے جنہوں نے تم سے مذہبی جنگ کی۔ تم کو گھروں سے نکالا۔ اور تمہارے جلاوطن کرنے میں معاون بنے۔ ایسے تعلقات قائم کرنے سے روکتا ہے جو مودت و موالات کے تعلقات ہوں۔ کیونکہ جو ایسا کرتے ہیں وہ ظالم ہیں۔"

ان آیات سے ظاہر ہے۔ کہ بے شر غیر مسلم ہر طرح سے حسن سلوک کا مستحق ہے۔ اس کے مسلمان یا غیر مسلمان ہونے کا معاملہ اللہ تعالیٰ سے تعلق رکھتا ہے۔ وہ انسان ہونے میں ہمارا بھائی ہے۔ ہاں جو غیر مسلم مسلمانوں سے برسرپیکار ہوں۔ ہر طرح ان کو اذیت پہنچاتے ہوں۔ اور ان کے درپے آزار ہوں ان کا معاملہ علیحدہ ہے۔ ان سے مسلمان موالات نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ایسا کرنا فردی اور جماعتی نقصان کا موجب ہے۔ بے شر غیر مسلموں سے مسلمان ہمیشہ حسن سلوک کرتے رہے ہیں۔ ان کے رنج و خوشی کے مواقع پر شریک ہوتے رہے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور آپ کی سنت سے یہی ثابت ہے۔ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے:۔

الخلق عیال اللہ فاحب الخلق الی اللہ من احسن الی عیالہ۔

ترجمہ:۔ ساری مخلوق اللہ تعالیٰ کے لئے بمنزلہ عیال کے ہے۔ پس اللہ کا وہی بندہ پیارا ہے جو اس کے عیال کے ساتھ حسن سلوک کرتا ہے۔"

(مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۴۲۵)

حضور علیہ السلام غیر مسلموں سے بھی ہمیشہ ہمدردی فرمایا کرتے تھے۔ بعض یہودیوں کی عیادت کے لئے بھی تشریف لے جاتے تھے۔ (الادب المفرد صفحہ ۱۰۳)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا طریق عمل حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یوں روایت فرمایا کہ:۔

کنت عند عبد اللہ بن عمرو وغلامہ یسلخ شاۃ فقال یا غلام اذا فرغت فابدا بجارنا الیھودی فقال رجل من القوم الیھودی اصلحک اللہ قال انی سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوصی بالجار حتی خشینا او رؤینا انہ سیورثہ

(الادب المفرد صفحہ ۲۹)

راوی کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا نوکر ذبح شدہ بکری کا گوشت کھال اتار کر درست کر رہا تھا۔ انہوں نے اسے فرمایا کہ جب تم فارغ ہو تو اس میں سے سب سے پہلے گوشت ہمارے یہودی پڑوسی کو دینا۔ کسی نے کہا۔ کہ خدا آپ کا بھلا کرے کیا یہودی کو پہلے دیجئے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ہاں کیونکہ میں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ پڑوسی کے متعلق بہت تاکید فرمایا کرتے تھے یہانتک کہ ہم کو خطرہ ہوا کہ آپ پڑوسی کو وارث ہی نہ ٹھہرا دیں۔

اس واقعہ سے ظاہر ہے کہ اسلامی تعلیم کے ماتحت مسلمان اپنے غیر مسلم ہمسایہ سے کیسا سلوک کرتے تھے۔ انسان تو انسان ہے اسلام نے تو ہر جاندار سے بھی اس کی تکلیف میں حسن سلوک کی تاکید کی ہے۔ اور بے ضرورت انہیں بھی تکلیف دینے سے منع فرمایا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پیاسے کتے کو پانی پلانے کے ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ "فی کل ذات کبد رطبۃ اجر"

(الادب المفرد صفحہ ۷۵)

کہ ہر ذی حیات کی تکلیف کو دور کرنے کا انسان کو اجر ملتا ہے۔

اس بیان سے ظاہر ہے کہ اسلام بے شر غیر مسلم سے بہر حال حسن سلوک اور بر و احسان کا معاملہ کرنے کی تاکید کرتا ہے۔ اسلام کے احکام جنگ صرف ان مخالفین سے تعلق رکھتے ہیں جو مسلمانوں کو تہس نہس کرنے کے لئے کمربستہ ہوں ایسے شریروں سے مقابلہ کی اسلام اجازت دیتا ہے۔

(۴)

اسلام مومن کی جان کو قیمتی متاع قرار دیتا ہے۔ اور اسے اپنی جان، مال اور عزت و ناموس کی حفاظت کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ وہ اسے پورا با اخلاق انسان بناتا ہے جو فطرت کی ہر طاقت کو برمحل ظاہر کرتا ہے جس طرح ظلم و تعدی اس کا شیوہ نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح حقیقی خطرہ کے وقت اس سے جبن و بزدلی کا ارتکاب بھی نہیں ہو سکتا۔ اسلام مسلمانوں کو ان کے شریر اور ظالم دشمنوں سے چوکس رہنے کی تاکید فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یا ایھا الذین آمنوا خذوا حذرکم (سورۂ نساء) کہ اے مسلمانو! حملہ آور دشمنوں سے ہمیشہ چوکس رہو اور ان کے مقابلہ کے لئے پوری تیاری رکھو۔ اسلام خطرات سے غافل انسان کو نادان قرار دیتا ہے۔ اور صاحب فراست مومنوں کو اپنی حفاظت کے لئے ہر وقت تیار رہنے کی تاکید کرتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صاف فرمایا ہے

"من قتل دون مالہ فھو شھید ومن قتل دون دمہ فھو شھید ومن قتل دون دینہ فھو شھید ومن قتل دون اھلہ فھو شھید"

(ترمذی ابواب الدیات جلد ۱ صفحہ ۱۷۰)

ترجمہ:۔ جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتا ہوا مارا جائے۔ جو شخص اپنی جان کی حفاظت میں قتل کیا جائے جو شخص اپنے دین کو بچاتا ہوا مارا جائے۔ اور جو شخص اپنے اہل کی عزت و ناموس کی حفاظت میں مارا جائے وہ سب شہید ہیں۔"

حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد میں مظلومانہ موت کو خواہ مال کی حفاظت میں ہو یا جان کی حفاظت میں ہو۔ یا ناموس و دین کی حفاظت میں ہو شہادت قرار دیا گیا ہے۔ ہر شہادت اپنے اپنے درجہ پر ہے۔ شہید فی سبیل اللہ کا درجہ بہت بلند ہے۔ مگر اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ مسلمان کے لئے مظلومیت کی ہر موت شہادت ہے۔ گویا اسلام مسلمانوں کو خود حفاظتی کی پوری تاکید کرتا ہے۔ اور اس راہ میں کسی قسم کی کمزوری اور سہل انگاری کی اجازت نہیں دیتا۔ مسلمانوں کو فردی اور جماعتی رنگ میں اپنی حفاظت کا سامان کرنا چاہیئے۔ مسلمان ظالم نہیں ہوتا۔

وہ تو دوسروں کو بھی ظلم سے روکتا ہے۔ لیکن اس کی ہستی کا بقا اس کے دین و اخلاق کی حفاظت۔ اس کے مال و جان کا بچاؤ ضروری ہے ذاتی ذات کے معاملات میں اسلام عفو و درگذر کو با موخذہ مقدم کرنے کی ہدایت دیتا ہے۔ لیکن جب مسلمانوں کی تباہی کے سامان دشمنوں کی طرف سے ہو رہے ہوں۔ ان کو جبر و اکراہ سے مذہب سے بیگانہ بنایا جاتا ہو۔ ان کی عزت و ناموس کو پاؤں تلے روندا جاتا ہو۔ تو اس وقت مسلمانوں پر خود حفاظتی کے لئے ہر جائز اقدام فرض ہو جاتا ہے اور اپنی حفاظت کے لئے پوری تیاری کرنا لازم۔ فرمایا واعدوا لهم ما استطعتم من قوة ومن رباط الخيل۔ کہ شریر دشمنوں کے مقابلہ کے لئے طاقت قوت اور آلات و ذرائع کے مطابق پوری طرح تیار رہو۔ اور یہ سب کچھ دفاعی ہو گا۔ تم پہل کرنے کے مجاز نہیں۔ تم خود امن سے رہو اور دوسروں کو امن سے رہنے دو کیونکہ یہی مومن کی علامت اور یہی اس کا شعار ہے۔

مومنوں کا توکل ہر قسم کی تیاری کے باوجود اللہ تعالیٰ پر ہوتا ہے۔ اسی کی تائید سے وہ اپنی حفاظت کر سکتے ہیں۔ اور اسی کی مدد ان کو شریر دشمنوں پر غالب کرتی ہے۔ اس لئے ہر وقت اور بالخصوص خطرات کے ایام میں وہ اللہ تعالیٰ سے دعائیں بھی کرتے رہتے ہیں۔ ایسے مواقع پر ایک مسنون دعا اللهم انی اعوذ بک من جهد البلاء ودرك الشقاء وسوء القضاء وشماتة الاعداء بھی ہے۔

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے نہ کہ ایڈیٹر کو

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

۹۶۳۳ ۔ منکہ دوست محمد ولد حافظ محمد عبداللہ صاحب قوم سیال پیشہ طالب علمی عمر بیس سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن پنڈی بھٹیاں متعلم جامعہ احمدیہ قادیان ڈاکخانہ پنڈی بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ر اگست ۱۹۴۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

عاجز اس وقت جامعہ احمدیہ درجہ رابعہ قادیان میں تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ اور موجودہ وقت میں میری کوئی جائیداد نہیں۔ کیونکہ بفضلہ تعالیٰ جناب والد صاحب زندہ موجود ہیں۔ گذشتہ سال مجھے نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے مبلغ پندرہ روپیہ وظیفہ ماہ مئی ۱۹۴۶ء تک ملتا رہا ہے۔ اس کے بعد آئندہ وظیفہ کی تاحال نظارت متعلقہ کی طرف سے منظوری نہیں ہوئی۔ انشاء اللہ آئندہ جس قدر بھی منظوری ہوگی۔ اگست ۱۹۴۶ء سے اس کا ۱/۱۰ حصہ باقاعدہ ادا کرتا رہوں گا۔ نیز اس کے بعد اگر میری آمد میں کوئی کمی بیشی واقع ہوگی۔ تو اس کی اطلاع بھی نظارت بہشتی مقبرہ قادیان دارالامان کو دیتا رہوں گا علاوہ ازیں بوقت وفات میری جو بھی جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان ہوگی۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم

العبد خاکسار دوست محمد متعلم درجہ رابعہ جامعہ احمدیہ۔ ۲۹ ظہور ۱۳۲۵ ہش قادیان دارالامان

گواہ شد بقلم خود نذیل بنگہ ضلع جالندھر گواہ شد فضل دین احمدی بنگوی عفی عنہ سیکرٹری وصایا انجمن احمدیہ بنگہ ۲۹ر اگست ۱۹۴۶ء گواہ شد محمد دین سیکرٹری تعلیم و تربیت بنگہ بقلم خود گواہ شد رحمت اللہ پٹواری بنگہ ضلع جالندھر بقلم خود ۲۹-۸-۴۶

۹۶۲۹ منکہ تاج دین ولد چودھری محمد مرحوم قوم گوجر پیشہ کاشتکاری عمر تخمیناً ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۵ء ساکن کھاریاں ڈاکخانہ کھاریاں ضلع گجرات صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ر جولائی ۱۹۴۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد چھ بیگھے زمین بارانی اور ایک رہائشی مکان خام (رقبہ آٹھ مرلے) ہے۔ زمین کی قیمت اندازاً تین صد روپیہ فی بیگھہ کے حساب اٹھارہ صد بنتی ہے۔ اور مکان کی قیمت بارہ صد روپیہ ہے۔ کل قیمت تین ہزار روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی جائیداد نہیں۔ میں اس کے دسویں حصہ (۱/۱۰) کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز وصیت کرتا ہوں۔ کہ جس قدر جائیداد میرے مرنے کے وقت ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ۱۸-۷-۴۶

العبد نشان انگوٹھا تاج دین ولد چودھری محمد ساکن کھاریاں ضلع گجرات موصی۔

گواہ شد سعد الدین احمدی ایم۔ اے بی۔ ٹی اے۔ ڈی۔ آئی مدارس راولپنڈی۔

گواہ شد بقلم خود فضل الٰہی صوبیدار پنسر موصیہ از کھاریاں۔ گواہ شد عبد اللہ سیکرٹری مال و وصایا جماعت احمدیہ کھاریاں ضلع گجرات ۲۶-۷-۴۶

نمبر ۹۶۳۱ ۔ منکہ حمیدہ بیگم ولد چوہدری شریف احمد قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر بیس سال پیدائشی احمدی ساکن دارالشکر قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ر اگست ۱۹۴۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں اپنا حق مہر اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ اس وقت میری غیر منقولہ جائیداد واقعہ محلہ دارالشکر غربی ایک مکان پختہ دس مرلہ میں مالیتی اندازاً چار ہزار روپیہ ہے۔ اور زیور طلائی ایک جوڑی کانٹے اور انگوٹھی وزنی ایک تولہ مالیتی یکصد روپیہ ہے۔ ان سب چیزوں کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز اقرار کرتی ہوں کہ میری وفات کے وقت اگر کوئی اور جائیداد بھی ثابت ہوگی۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنے حصہ جائیداد میں سے کچھ رقبہ یا نقد روپیہ داخل خزانہ صدر انجمن کر دوں۔ تو میرے اس حصہ میں سے منہا ہوگا۔

الامۃ۔ حمیدہ بیگم زوجہ چودھری شریف احمد

گواہ شد۔ محبوب احمد محلہ دارالشکر قادیان

گواہ شد۔ شریف احمد خاوند موصیہ محلہ دارالشکر قادیان

نمبر ۹۶۲۸ ۔ منکہ برکت بی بی ولد حاجی محمود احمد صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالشکر قادیان ضلع گورداسپور پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ر اگست ۱۹۴۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں اپنا حق مہر اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ اس وقت میری غیر منقولہ جائیداد اراضی ۱۰ مرلہ واقعہ محلہ دارالشکر غربی قیمتی ۱۰۰۰/- روپیہ ہے۔ اور کانٹے طلائی وزنی ایک تولہ مالیتی یکصد روپیہ ہیں۔ ان دونوں چیزوں کی وصیت ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز اقرار کرتی ہوں کہ میری وفات کے وقت جو جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنے حصہ جائیداد میں سے کچھ رقبہ یا نقد روپیہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر دوں۔ تو میرے اس حصہ سے منہا ہوگا۔۔۔

الامۃ برکت بی بی ... گواہ شد شریف احمد ... گواہ شد حاجی محمود احمد خاوند موصیہ دارالشکر قادیان۔

شباکن وشفائی

یہ دونوں دوائیں ملیریا اور دوسرے بخاروں کیلئے بہترین یونانی دوائیں ہیں۔ شباکن پسینہ لاکر بخار اتار دیتی ہے جگر اور طحال کو صاف کرتی ہے معدہ کو طاقت دیتی ہے۔ اعصاب کو طاقت بخشتی ہے اور کونین کے نقصان کے بغیر جسم کو ملیریا کے بداثرات سے صاف کر دیتی ہے۔ شفائی پرانے اور سخت بخاروں میں شباکن کے ساتھ دی جائے۔ تو انکو توڑنے میں کامیاب ہوتی ہے۔ جو بخار نہایت سخت ہوتے ہیں۔ اور ٹوٹنے میں نہیں آتے کونین کے ٹیکوں سے بھی انکو فائدہ نہیں ہوتا۔ وہ شفائی کو شباکن کے ساتھ دینے سے خدا تعالیٰ کے فضل سے ٹوٹ جاتے ہیں۔ اور اعصاب کو بھی کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ ہر گھر میں ان دواؤں کا ہونا بہت سے اخراجات سے بچا لیتا ہے۔ قیمت یکصد قرص شباکن عہ/ اور پچاس قرص عہ شفائی درجن ۸/ علاوہ محصولڈاک۔

ملنے کا پتہ } دواخانہ خدمت خلق قادیان

نظام نو انگریزی پہلا ایڈیشن ختم ہوگیا
دوسرا ایڈیشن شائع ہوگیا

اس میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کا گذشتہ موجودہ اور مستقبل بتلایا گیا ہے۔ اور دوسرے ایسے تبلیغی مضامین کا اضافہ کیا گیا ہے جس سے تمام جہان کے انگریزی داں طبقہ پر احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی صداقت و فوقیت ظاہر ہو سکتی ہے قیمت چار آنے ایک روپیہ کے پانچ مع محصولڈاک

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

عرق نور رجسٹرڈ

ضعف جگر بڑھی ہوئی تلی۔ پرانا بخار۔ پرانی کھانسی۔ دائمی قبض درد کمر۔ جسم پر خارش۔ دل کی دھڑکن۔ یرقان۔ کثرت پیشاب اور جوڑوں کے درد کو دور کرتا ہے معدہ کی بیقاعدگی کو دور کرکے سچی بھوک کو پیدا کرتا ہے اپنی مقدار کے برابر صالح خون پیدا کرتا ہے۔ کمزوری اعصاب کو دور کرکے قوت بخشتا ہے۔

عرق نور: عورتوں کی جملہ ایام ماہواری کی بیقاعدگی کو دور کرکے قابل اولاد بناتا ہے۔ بانجھپن اٹھرا کی لاجواب دوا ہے:۔

نوٹ: عرق نور کا استعمال صرف بیماروں کے لئے مخصوص نہیں بلکہ تندرستوں کو آئندہ بہت سی بیماریوں سے بچاتا ہے۔ قیمت فی شیشی یا پیکٹ دو روپیہ صرف علاوہ محصولڈاک۔

المشتہر: ڈاکٹر نور بخش اینڈ سنز عرق نور رجسٹرڈ قادیان پنجاب

تصحیح:- حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بینظیر نایاب کتب کے عنوان سے جو اشتہار بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان کیطرف سے شائع ہوا ہے اس میں تحفہ قیصریہ کیبجائے تحفۃ الندوہ چھپ گیا ھے۔ اصل اول الذکر کتاب چھپی ہے قیمت ۵/ ہے۔ مینیجر بک ڈپو

ڈائریکٹر الزبتھ روز اینڈ کو میو روڈ لاہور

لکھتے ہیں۔ آپ کو شاید یاد ہوگا کہ آپ سے کچھ عرصہ ہوا اکسیر ذیابیطس کا کورس منگوایا تھا۔ ایک ماہ کے استعمال سے ہی امید سے بڑھکر فائدہ ہوا اللہ تعالےٰ آپ کے اس نیک اور دیانتدارانہ کام میں برکت دے۔ تا اس زمانہ میں جبکہ جھوٹے اشتہار اور نقلی دوائیں عام رائج ہو رہی ہیں۔ آپ سچے دل سے مریضوں کی خدمت کرکے ثواب کے مستحق بنیں۔ برائے مہربانی اکسیر ذیابیطس کا دو ماہ کا کورس جلد روانہ فرما دیں ممنون ہوں گا۔ آر۔ ایم۔ ملک

اکسیر ذیابیطس ایک ماہ کا کورس سات روپے۔

ملنے کا پتہ } طبیب عجائب گھر رجسٹرڈ قادیان

قومی صنعت کو فروغ دیجئے

پرسیین مینوفیکچرنگ کمپنی قادیان میں نہایت عمدہ خوبصورت پائیدار سیلنگ فین اور ٹارچ تیار ہوتی ہیں۔ جو تمام ہندوستان میں مشہور اور مقبول عام ہیں۔ اس کے علاوہ بجلی کی ویلڈنگ مشینیں اور انگرائنڈنگ مشینیں بھی ہمارے ہاں تیار ہوتی ہیں۔ آپ اپنی ضروریات کے وقت اس کمپنی کی مصنوعات اپنے ہاں دوکانداروں سے طلب کریں۔ اور اس طرح قومی صنعت کو فروغ دیں۔

(مینیجر)

مرہم عیسیٰ

حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں "مرہم عیسیٰ طاعون کیلئے بھی نہایت درجہ مفید ہے بلکہ طاعون کی تمام قسموں کیلئے فائدہ مند ہے"۔ مناسب ہے کہ جب نعوذ باللہ بیماری طاعون نمودار ہو تو فی الفور اس مرہم کو لگانا شروع کر دیں کہ یہ مادہ سمی کی مدافعت کرتی اور پھنسی پھوڑے کو طیار کرکے اسے پھوڑ دیتی ہے کہ اسکی سمیت دل کی طرف رجوع نہیں کرتی اور نہ بدن میں پھیلتی ہے (اشتہار دوائی طاعون) قیمت فی ڈبیہ خورد عہ متوسط عہ/ علاوہ محصولڈاک۔ مینیجر مرہم عیسیٰ فارمیسی محلہ دارالعلوم قادیان پنجاب سے طلب کریں۔

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

سری نگر ۱۰ ستمبر۔ مشہور کشمیری لیڈر شیخ محمد عبداللہ کے خلاف بغاوت انگریزی کے تین الزام عاید تھے۔ عدالت نے تینوں جرائم کی پاداش میں تین تین سال قید محض کا حکم سنا دیا ہے۔ اس کے علاوہ پندرہ سو روپیہ جرمانہ بھی کیا ہے تینوں سزائیں بیک وقت شروع ہوں گی۔

لنڈن ۱۰ ستمبر۔ برطانوی وزیر اعظم مسٹر اٹیلی نے آج فلسطین کانفرنس کا افتتاح کیا۔ اور تقریر کرتے ہوئے کہا کہ فلسطین میں موجودہ صورت حالات کو جاری رکھنے کی اجازت نہ دی جائے گی۔ یہ ضروری ہے کہ وہاں ہر ایک قوم دوسری قوم کے مفاد کا خیال رکھے مسئلہ فلسطین لاینحل نہیں ہے۔ لیکن اس کا حل تلاش کرنے کے لئے کافی تدبر کی ضرورت ہے۔ برطانوی حکومت اقتصادی توسیع اور مجلسی ترقی کے سلسلے میں عربوں کی حتی الامکان مدد کرے گی۔ بدقسمتی سے صرف فلسطین ہی ایک ایسا ملک ہے جہاں برطانوی پالیسی اور عربی امنگوں میں تصادم ہو گیا ہے۔ لیکن ہم اسے دور کرنے کی پوری کوشش کریں گے۔ آپ کی تقریر کے وقت فلسطین کا کوئی عربی یا یہودی نمائندہ موجود نہ تھا۔

جالندھر ۱۱ ستمبر۔ فرقہ وارانہ کشیدگی کے احتمال کی بنا پر ایک ہفتہ کے لئے کرفیو آرڈر نافذ کر دیا گیا ہے۔ شہر میں کئی قسم کی افواہیں پھیل رہی ہیں۔ ایک آدھ جگہ فریقین میں تصادم بھی ہوا ہے

بیت المقدس ۱۰ ستمبر۔ فلسطین کے یہودیوں کی نیشنل کانفرنس نے ایک قرارداد کے ذریعے حکومت فلسطین سے عدم تعاون کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔

لاہور ۱۰ ستمبر۔ صوبائی کانگرس کمیٹی ایک ورکرز ٹریننگ سکول کھول رہی ہے جس میں مسلمان دیہاتیوں میں کانگرس کا پروپیگنڈا کرنے کے لئے کارکنوں کو تربیت دی جائے گی۔ زیادہ سے زیادہ مسلمان کارکن حاصل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

قاہرہ ۱۰ ستمبر۔ وزیر اعظم مصر نے بتایا ہے کہ مصری نمائندوں نے برطانیہ کے سامنے سمجھوتہ کی آخری شرائط پیش کر دی ہیں۔ اب برطانیہ کا فرض ہے کہ وہ مصالحت کے لئے آگے قدم بڑھائے آپ نے سوڈان کا ذکر کرتے ہوئے کہا مصر چاہتا ہے کہ سوڈان کو بھی اس کے ساتھ ملحق کر دیا جائے۔

پیرس ۱۰ ستمبر۔ چین کے وزیر خارجہ نے امن کی تجاویز پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا۔ چین جاپان سے انتقام لینے کا ارادہ نہیں رکھتا۔ اگرچہ وہ چاہتا ہے کہ جاپان کی فوجی قوت کو مٹا دیا جائے تاکہ پھر مسلح ہو کر وہ فتنہ فساد نہ پھیلا سکے۔

سری نگر ۱۰ ستمبر۔ توقع کی جاتی ہے کہ ۲۳ ستمبر کو مہاراجہ کشمیر اپنے یوم پیدائش کی تقریب پر شیخ محمد عبداللہ کو غیر مشروط طور پر رہا کر دیں گے نیز اس دن بعض جدید اصلاحات کا بھی اعلان کیا جائے گا۔

نئی دہلی ۱۱ ستمبر۔ نئی عبوری حکومت کے چار وزراء یعنی سر شفاعت احمد خاں راجہ جگو پال آچاریہ مسٹر جان متھائی اور مسٹر سی ایچ بھابھا نے اپنے عہدوں کا حلف اٹھایا ہے آج وزارت کا اجلاس

لارڈ ویول وائسرائے ہند کی صدارت میں منعقد ہوا

لنڈن ۱۱ ستمبر۔ لارڈ پیتھک لارنس وزیر ہند نے ہندوستانی طلباء کے لئے ایک نئے ہوسٹل کا افتتاح کرتے ہوئے تقریر کی۔ جس میں کہا ہندوستان اور انگلستان کے تعلقات میں بسرعت تبدیلی ہو رہی ہے۔ یہ تبدیلی حالات کو بہت بہتر بنا رہی ہے مستقبل میں دونوں ملکوں کے تعلقات پہلے سے بہت زیادہ خوشگوار ہو جائیں گے۔ دونوں ملکوں نے ابھی ایک دوسرے سے بہت کچھ سیکھنا ہے۔

نئی دہلی ۱۱ ستمبر۔ نواب جھتاری نے ایک بیان میں بتایا کہ میں نے گذشتہ دنوں خود وائسرائے ہند سے ملاقات کی تھی۔ اور ان سے ملک کی موجودہ صورت حالات پر تبادلہ خیالات کیا تھا۔ میں عنقریب مسٹر محمد علی جناح سے بھی ملوں گا۔ مجھے اب بھی یقین ہے کہ فرقہ وارانہ گتھی کو سلجھایا جا سکتا ہے۔

کراچی ۱۱ ستمبر۔ سندھ اسمبلی کی مسلم لیگ پارٹی کا اجلاس ۱۲ ستمبر کو منعقد ہو گا۔ جس میں نئے وزراء مقرر کئے جائیں گے۔

بمبئی ۱۱ ستمبر۔ شہر کی حالت کافی سدھر گئی ہے آج کسی واردات کی اطلاع نہیں ملی۔ تمام ورکشاپیں اور ملیں کھل گئی ہیں۔ اور لوگوں کی آزادانہ آمد و رفت شروع ہو گئی ہے۔

بمبئی ۱۱ ستمبر۔ مسٹر محمد علی جناح نے ایک بیان میں فرمایا۔ مسلم لیگ چاہتی ہے کہ کانگرس ایک بیان شائع کرے جس میں وہ صاف صاف بتا دے کہ وہ کن امور کی پابندی کرے گی۔ اور کن کی نہیں۔ تمام اختلافی امور کے متعلق اسے اپنی پوزیشن کھول کر بیان کر دینی چاہیئے۔ آپ نے مزید فرمایا۔ وائسرائے نے کانگرس لیگ مساوات کا اصول پیش کیا لیکن اسے اب توڑ دیا گیا ہے پھر یہ کہا گیا کہ کسی اہم فرقہ وارانہ مسئلہ کا فیصلہ محض ایک پارٹی کے ووٹوں سے نہیں ہو گا۔ لیکن یہ بات بھی اب قائم نہیں رہی۔ مجھ پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ میں صرف اعتراض کئے جاتا ہوں۔ جن کی وجہ سے ملک کی ترقی میں روک پیدا ہوتی ہے۔ لیکن یہ صحیح نہیں۔ فتنہ و فساد کو دور کرنے کے لئے ہی مسلم لیگ نے پاکستان کا مطالبہ پیش کیا ہے۔ ملک میں امن اسی صورت میں قائم ہو سکتا ہے جبکہ برطانیہ پاکستان کو تسلیم کرنے کا واضح اعلان کر دے۔ اور اس پر فوری طور پر عمل کرنے کا وعدہ کرے۔

کلکتہ ۱۱ ستمبر۔ وزیر اعظم بنگال مسٹر حسن شہید سہروردی نے ایک بیان میں کہا کہ کانگرس لیگ سمجھوتے کے لئے ضروری ہے کہ شکست و فتح کے خیال کو نظر انداز کر کے فیصلہ کیا جائے۔ گو مسلم لیگ ڈائرکٹ ایکشن کا فیصلہ کر چکی ہے۔ لیکن عام مسلمانوں کو یہی ہدایت دی گئی ہے کہ وہ امن و ضبط کے ساتھ رہیں۔

نئی دہلی ۱۱ ستمبر۔ مسلم لیگ کی کمیٹی آف ایکشن نے افتخار حسین خاں والئے ممدوٹ کو مسٹر جناح کے ساتھ تبادلہ خیالات کرنے کے لئے بمبئی بھیجا ہے

لائل پور ۱۰ ستمبر۔ گندم دوڑہ ۹/۱۰/۰ گندم فارم ۹/۱۴/۰ گڑ ۲۱ تا ۲۳/۰/۰ شکر ۲۲/۸/۰ تا ۲۵/۰/۰ آٹا ۱۰/۴/۰ گھی ۱۰۶/۰/۰ روپے